حضورﷺ کا حسن و جمال

؎ کیسے میں تیرے فکر کی تصویر بناؤں کیا سامنے چراغ اپنا سورج کے دیکھاؤں

آ قاﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کا یہ حسین موقع ہر سال ہمیں نصیب ہوتا ہے اس پر اللہ کا شکر ہے اس نبی نے ہمیں اپنے خاص درود کو پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائی ہے حضور علیہ السلام کی شخصیت اور آپ کی جو اعلی صفات ہیں ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اور قرآن نے سورۃ والضحیٰ کے اندر جو حضور کی تعریف کی ہے جو حضور کا درجہ و مقام بیان کیا ہے **سورۃ او الضحی** میں وہ بے مثال ہے۔ ارشاد فرمایا

مجھے قسم ہے تیرے چمکتے ہوئے چہرے کی اللہ کی دی ہوئی اس اعلی مکڑے کی قسم اللہ تعالی نے اپنے نبی کے چہرے کی قسم اٹھائی ہے وہ کیسا حسین چہرہ ہوگا جس کی قسم خود خدا اٹھاتا ہے جس کی قسم اٹھانے میں اس کے رب نے کوئی کمی نہیں کی ہے **اور کہا اے نبی مجھے میرے روشن چہرے کی قسم ہے** (اللہ اکبر)

آ قا علیہ السلام کا حسن بے مثال ہے

حضرت خدیجہؓ سے لے کر حضورﷺ کے تمام صحابہ جو حضور کیساتھ رہے ہیں وہ جب آپ کے حسن کو بیان کرتے ہیں تو انسانی عقل دھن رہ جاتی ہے حضور علیہ السلام کا حسن ایسا حسن تھا ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے جی چاہا کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں عشاء کے بعد کا وقت تھا تو چاندنی رات تھی تو میرا جی چاہا کہ یہ رات بڑی خوبصورت ہے بڑی سوہنی رات ہے تو میں اپنے نبی کی زیارت کر آؤ حالانکہ دل میں خیال آیا کہ عشاء کے بعد حضور مسجد سے چلے جاتے ہیں اور آپ اپنے ہجرہ میں تشریف رکھتے ہیں لیکن پھر بھی وہ فرماتے ہیں کہ میں چل پڑھا مسجد نبوی کی طرف کہ شائد مجھے حضور کی زیارت ہو جائے گی جب میں وہاں پہنچا میری قسمت کا ستارہ چمکا ہوا تھا اور حضور علیہ السلام ابھی مسجد میں ہی بیٹھے ہوئے تھے میں قریب چلا گیا پھر میری آنکھوں نے جو منظر دیکھا کہ حضورﷺ نے کالے رنگ کی یمنی چادر اوڑھی تھی جس کے اندر سرخ رنگ کی ٹھوڑی تھی اور حضور اپنے سر پر اس کو لیے ہوئے تھے اُدھر چودوی کا چاند بھی چمک رہا تھا اور اُدھر مدینے کا چاند بھی چمک رہا تھا تو میں نے جب غور کیا دونوں چاندوں کو دیکھا تو میری جو عقل تھی اس نے یہ فیصلہ کیا کہ غور تو کر مدینے کا چاند آسمان کے چاند سے زیادہ سوہنا لگ رہا ہے **حضور علیہ السلام کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ روشن اور زیادہ چمک دار** تھا اور آپ نے کالے رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی وہ رات کا ہی منظر پیش کر رہی تھی اس طرح آ قا علیہ السلام کا حسن بے مثال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

میں ایک رات سوئی اور دھاگے سے ایک کام کر رہی تھی تو اس کام کے دوران سوئی میرے ہاتھ سے نکل گئی اور وہ زمین پر جا گری اندھیرا تھا چراغ جل رہا تھا لیکن سوئی بڑی باریک تھی میں اس کو ڈھونڈنے لگی کہ زمین پر کہاں ہے میں ہاتھ سے اس کو ڈھونڈ رہی تھی کہ اسی عالم میں آ قا دو جہاںﷺ میرے کمرے میں تشریف لائے حضورﷺ نے دروازہ کھولا اور اندر دیکھا تو میں زمین پر ہاتھ چونکہ مار رہی تھی حضور مجھے دیکھ کر مسکرا پڑے حضور کی مسکراہٹ جو ہے آپ کے جو سامنے کے دانت مبارک ہیں وہ ظاہر ہو گئے ان دانت مبارک سے ایسی اعلی نور کی روشنی نکلی کہ میں نے اس نور میں اپنی سوئی کو تلاش کر لیا اتنا نور حضورﷺ کے چہرہ انور میں تھا (سبحان اللہ)

صحابہ فرماتے ہیں جب حضور مدینے آئے ہم جب مسجد نبوی میں بیٹھا کرتے تو ہم واضح دیکھتے کہ حضور علیہ السلام کے چہرے کا نور جو ہے وہ سامنے دیواروں پر پڑھتا تھا دیواریں روشن ہو جاتی تھی حضور کے نور سے (سبحان اللہ)

؎ وہ محبوبوں میں محبوب ایسے کہ امام انبیا ٹھہرے وہ حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

حضورﷺ کی محبت میں ڈوبا ہوا حسن میں ڈوبا ہوا واقعہ

آ قا علیہ السلام مدینہ سے باہر نکلے کسی کام کی غرض سے کہ آپ نے دیکھا ایک اونٹ بڑا خوبصورت سا ہے اس کے قریب چلے گئے اس کے مالک کا پوچھا اس کے قریب ایک شخص کھڑا تھا اس نے کہا مالک تو موجود نہیں ہے میں خادم ہوں اس کے ساتھ آیا ہوں آپ نے کہا کیا تم یہ اونٹ بھیجو گئے تو اس نے کہا ضرور بیچوں گا تو حضور نے دام دے کیے تو فرمایا کہ

ابھی ابھی میں جس نیت سے نکلا تھا میں خریداری کرنے کی نیت سے نہیں آیا تھا نہ ہی میرا ذہن تھا میں کوئی خریداری کروں اس لیے میرے پاس ابھی رقم نہیں ہے اگر تم اجازت دو تو میں یہ اونٹ لے جاؤں اور مدینے جا کر اپنے کسی خادم کو بھیج دوں گا وہ تمہیں رقم ادا کر دے گا تو اس نے کہا ضرور آپ لے جایئے حضور علیہ السلام نے وہ اونٹ لیا اور آپ مدینے کی طرف روانہ ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ مالک آیا اس نے آکر پوچھا کہ میرا اونٹ کہاں ہے تو وہ غلام کہنے لگا کہ میں نے تو وہ اونٹ بیچ دیا ہے اس نے پوچھا کہ کس کو بھیجا ہے میں نے تو اجازت نہیں دی تھی کہا کبھی آپ آ کر اس شخص کو دیکھ لیتے تو آپ بھی بیچ دیتے کہا اچھا بتاؤ کتنے میں بیچا جی اتنے میں بیچا ہے تو بتاؤ پیسے کہاں ہیں کہا جی پیسے کوئی نہیں دیئے اس نے کہا یہ عجیب بات کرتے ہو ایک تم نے میرا اونٹ بیچ دیا دوسرا یہ کہ رقم بھی وصول نہیں کی ہے اگر وہ نہیں بھیجتا پیسے تو پھر میں تجھ سے وصول کیسے کروں گا تو وہ ابھی یہ بات چل رہی تھی کہ قریب ہی جو خیمہ لگا تھا اس میں سے ایک عورت آگئی جو کہ اس اونٹ کا مالک تھا اس کی بیوی تھی اس نے کہا کہ کیوں لڑ رہے ہو اس کے ساتھ اس نے کہا کہ اس نے میرا اونٹ بیچ دیا ہے اور ہی کہہ رہا ہے کہ ایک ایسے شخص کو بیچ دیا ہے جو پیسے بھی نہیں دے کر گیا اور چلا گیا ہے تو وہ عورت کہنے لگی کہ یہ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں ایک شخص کھڑا تھا کیا اس کی بات کر رہے ہو کہا ہاں ہاں میں اسی کی بات کر رہا ہوں اسی کو میں نے اونٹ بیچا ہے اور وہ کہہ کر گیا ہے میں پیسے بھیج دوں گا تو وہ عورت کہنے لگی میں نے بھی اس شخص کو کھڑکی میں سے دیکھا ہے میری نظر بھی اس پر پڑی ہے سنو بات اگر وہ نہ نالے کر آیا تو اس کی جگہ پیسے میں ادا کر دوں گی کہا تم عجیب بات کرتی ہو پیسے کیسے ادا کر دو گی وہ دوسرا کہنے لگا حضرت آپ نے اس کو دیکھا نہیں وہ جب بات کر رہا تھا تو اس کی زبان سے پھول جھڑ رہے تھے اور اس کے **چہرے پر اتنا نور تھا اتنی روشنی تھی اس قدر خوبصورت چہرہ تھا** کہ میرا جی نہ چاہا کہ میں انکار کروں (اللہ) تھوڑی دیر بعد حضور کے غلام آئے اور انہوں نے آکر رقم ادا فرمائی تو حضور علیہ السلام کا جو حسن دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ اسلام لانے سے پہلے بڑے مقرب یہودی عالم تھے یہودیوں میں بہت بڑا نام ہے آپ کا اور یہودیوں میں بڑی جانی پہچانی شخصیت تھے آپ جس علاقے میں رہا کرتے تھے وہاں کسی نے آپ کو بتایا کہ تمہیں پتہ ہے مدینے میں ایک شخص آیا ہے اسے جو دیکھتا ہے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے وہ بڑا ہی سوہنا ہے وہ بڑا ہی خوبصورت ہے یہ عبداللہ بن سلام جو تھے یہ خود بھی بڑے خوبصورت آدمی تھے کہنے لگے مجھ سے بھی خوبصورت ہے کہا تو توں کوئی شے ہی نہیں تو توں اس کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہے تو کہنے لگے اچھا اتنا خوبصورت ہے کہ لوگ اس کی تعریفیں کر رہے ہیں میں بھی بڑا خوبصورت ہوں اپنے غلاموں کو لیا شاگردوں کو لیا کہا آؤ زیارت کرنے چلیں نکل گئے مدینے کی طرف روانہ ہوئے پوچھا کہاں ہیں فرمایا مسجد نبوی میں بیٹھے ہیں مسجد نبوی کے قریب چلے گئے دروازہ کھولا تو حضور علیہ السلام بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے (سبحان اللہ) حضور علیہ السلام بالکل سامنے تشریف رکھے ہوئے تھے اور صحابہ کے گھیرے میں بیٹھے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے چاند ستاروں کے ہلکے میں ہے اور حضور درمیان میں بیٹھے ہیں اور صحابہ ارگرد بیٹھے ہیں دور سے نظر پڑ گئی بس آنکھیں جھپکنا بھول گئے ایک رابوٹ کی طرح چلتے چلتے حضور کے پاس بیٹھ گئے اتحیات کی شکل میں بیٹھ گئے اپنا ہاتھ آگے کیا اور فرمایا۔

اے محمد ﷺ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے میں کلمہ پڑھنے آیا ہوں شاگرد حیران رہ گئے حضرت ہم تو زیارت کرنے آئے تھے اور آپ تو یہودیوں کے عالم ہیں کہا بس چپ ہو جاؤ میں کلمہ پڑھنے آیا ہوں حضور علیہ السلام نے پوچھ لیا کہ اے عبداللہ ابن سلام تو بہت بڑا عالم ہے تجھے تورات زبانی یاد ہے کوئی سوال کر لو کوئی جواب پوچھ لو تمہارے دل کی تسلی ہو جائے میں اللہ کا رسول ہوں تمہیں سکون مل جائے گا سوال کر لو اور ان کو بھی تسلی ہو جائے ہمارے سوال و جواب کے بعد ہمارے عالم نے سلام قبول کیا ہے تو اس بات پر حضرت عبداللہ ابنِ سلام کا جملہ سنیئے اور دل حضور کی محبت سے بڑھ جائے گا ارشاد کیا

اے اللہ کے رسول اس چہرے کو دیکھ کر میں مان ہی نہیں سکتا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو سچے شخص کا ہی چہرہ ہو سکتا ہے اتنی حسین اتنا اعلیٰ اتنا نورانی آپ کے سوا کون ہے میں تو ساری دنیا پھیر کر آ گیا مجھے آپ سے خوبصورت کوئی نظر ہی کوئی نہیں آیا مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے تو یہ حضور علیہ السلام کے حسن کے معاملات جو ہیں وہ اتنے بڑے اور اتنے اعلیٰ ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنا محبوب بنایا ہے جس چہرے میں خدا دیکھتا ہو جس چہرے میں حضور کی ذات کا جو معاملہ ہے جس چہرے میں اللہ کی ذات کی تجلیات ہوں وہ کیسا اعلیٰ ہو گا اس لیے **ابو جہل بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا اس نے کہا اے محمد ﷺ میں تمہاری دعوت قبول نہیں کرتا لیکن میں تمہیں جھوٹا بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے کہ ایسا شخص جھوٹ نہیں بول سکتا جس طرح کا میں نے تمہیں دیکھا ہے تو ایسا حسین اللہ نے ہمیں عطا کیا اللہ نے ہمیں ایسا اپنا اعلیٰ رسول دیا ہے جس کے اوپر خدا کی قسم ہمیں ناز ہونا چاہیے ہمیں فخر ہونا چاہیے ہم ایسے رسول کے امتی ہیں** جس کا امتی بننے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام جیسے نبی دعائیں مانگتے تھے جس کا امتی بننے کے لیے موسیٰ علیہ السلام دعائیں مانگتے رہے ابراہیم روتے

رہے حضرت یحییٰ کی چیخیں نکلتی رہی کہ اے اللہ مجھے محمد ﷺ امتی بنادے۔ ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے نہ تو ہمیں دعا کرنے کا موقع دیا نا ہمیں کوئی درخواست دینے کا موقع ملا ہمیں اللہ نے اپنے کرم سے ہی ان کی امت میں شامل فرما دیا ہم ان کے امتی ہیں جس امت کو اللہ نے خیر امت کہا ہے

کنتم خیرا امۃ اخرجت للناس (سورۃ آل عمران: 11)

تم سب سے بہترین امت ہو ہم نے تمہیں لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے

تو لحاظہ ہم خیر اامت ہیں اور حضور کی محبت میں حضور کے پیار میں جو مزہ ہے وہ نہ تو سجدوں میں ہے نہ تلاوتوں میں ہے نہ حجوں میں ہے نہ عمروں میں ہے یہ سارا کچھ حضور کی محبت کیساتھ ہی سجتا یہ سارا کچھ آقا دو جہاں ﷺ کے پیار سے سجتا ہے یہ سارا کچھ حضور کے عشق سے سجتا ہے لحاظہ بیٹوں جو ہم نے درود پڑھا یہ رمضان کے حسین موقعے یہ رمضان کے حسین دن اس میں مانگو حضور کا پیار مل جائے (آمین) **ہمیں حضور کا سچا عشق ملے حقیقت میں آقا کی محبت اللہ ہمیں عطا فرمائے** یہ بہت بڑی سعادت ہوگئی آج جو حالات پیدا ہو چکے آقا علیہ السلام سے دور کرنے کے لیے جو لوگ ہاتھ کنڈھے جو لوگ اپناتے ہیں وہ بہت بڑے ہیں کیا کیا عجیب وغریب باتیں کی جاتی ہیں جی کیا فائدہ ہے جی کے جا یا کریں آپ مدینے کیا پڑھا ہے ایسے ایسے جملے بد بخت کہتے ہیں۔

بعض یہ کہتے ہیں دیکھو جی دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے وہ تو فوت ہو چکے ہیں قبروں پر جا کر کیا مانگتے ہو (استغفر اللہ) ایسے ظالم عقیدے لوگوں نے بنا لیے حضور کے لیے ایسی ایسی گفتگو کی جائے کہ اس نبی کی شان کا ایسا معاملہ ہو کہ **حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسا شخص بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا جب آقا نے پوچھا تھا کہ اے ابوبکر یہ بتاؤ کہ مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اللہ سے زیادہ محبت ہے کس سے زیادہ پیار کرتے ہو اللہ سے محبت کرتے ہو یا مجھ سے کرتے ہو کس سے زیادہ ہے اتنا خاص سوال تھا اور پوچھنے والا بھی بڑا خاص تھا سوال بڑا خاص تھا اور جس بندے سے پوچھا گیا وہ بھی بڑا خاص تھا ابوبکر جیسا کون ہو سکتا ہے** افضل البشر بعد النبیاء نبیوں کے بعد بہترین انسان **حضرت ابوبکرؓ کہاں حضور مجھے اللہ سے بڑھ کر آپ سے زیادہ محبت ہے اللہ سے بڑھ کر آپ سے پیار ہے فرمایا ابوبکر یہ کیا کہے رہے ہو اللہ سے زیادہ محبت ہے کیوں وجہ کیا ہے فرمایا حضور اللہ تو آپ سے پہلے بھی تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا آپ کی ذات نے مجھے اللہ تک پہنچایا آپ نے ہمیں کلمہ دیا ہے آپ نے ہمیں رمضان دیا ہے آپ نے ہمیں قرآن دیا ہے آپ نے ہمیں شب برأت دی ہے آپ نے ہمیں سب قدر دی ہے آپ نے ہی ہمیں قرآن دیا ہے آپ نے ہی ہمیں رحمان دیا ہے ہر شے ہمیں حضور سے ملی ہے تو پھر دوری کس بات کی ہے۔**

؎ سانس میں ہے روا میرا زندہ نبی　　　ارے دور مجھ سے کہاں ہے میرا زندہ نبی

یہ دور تم سے ہوگا ہم سے تو نہیں ہے تم سے ہوگا حضرت امام بوسیری نے جب لکھے تھے وہ خوبصورت کلمات

مولای صل وسلم دائما ابد　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضور دور تو نہیں تھے نہ وہ آ گئے تھے نا اپنے درود کو سننے کے لیے حضور نے درود سنا اور اپنی چادر بھی تحفے میں دے دی اسی لیے قصیدہ بردہ شریف اس قصیدے کا نام پڑھ گیا تو حضور آج بھی آتے ہیں خوابوں میں آتے ہیں (سبحان اللہ) تمہیں ملاؤں گا ایسے لوگوں سے جن کو وہ ملتے ہیں مدینہ میں کچھ لوگ ہیں (اللہ)

میرے حضرت فرمایا کرتے ہیں

مدینے میں کچھ گھر ایسے ہیں ان میں حضور آج بھی آیا کرتے ہیں (سبحان اللہ) ان میں بیٹھا کرتے ہیں ان سے باتیں کرتے ہیں یہ تو وہ تمہارے لیے فوت ہوا ہوگا ہمارے لیے تو زندہ ہے وہ پوری طرح زندہ ہے بلکہ

؎ جس کی زندگی نے زندگی کو زندگی بخشی وہ زندہ نبی میرا زندہ ہے (الحمد اللہ)

یہ کرم اور فضل کے خزانے جو حضور کی محبت کے ہیں اللہ کرے کہ یہ نصیب رہیں اور ہماری آنکھیں آقا کی محبت سے برستی رہیں اور ہمیں حضور کے عشق میں تڑپنا نصیب ہو اور حضور کی محبت میں رونا نصیب ہو مجھے ایک صحابی کا واقع ہی نہیں بولتا اس قدر لوگ حضور سے پیار کیا کرتے تھے آج تو ایسے ایسے عقیدے گڑ دیئے بچوں کے ذہن خراب کر دیئے چھوٹے چھوٹے ذہن ہیں ان کے کالجوں میں یونیورسٹی نے ذہن ہی خراب کر دیئے بچوں کے اور ان کو حضور سے دور کر دیا گیا کیسا کیسا پیار اللہ کے رسول سے کیا ہے۔

صحابی رسول کا واقعہ حضور سے محبت کا لیول

ایک صحابی تھے بیمار ہوگئے کافی زیادہ بیماری بڑھ گئی تو اپنے دوستوں کو بولا لیا انہوں نے بھی کہا کہ لگتا ہے تمہارا آخری وقت آ گیا ہے رات کا وقت تھا سردیوں کی رات تھی اس نے کہا اچھا بات سنو میری ایک وصیت ہے اور اس پر عمل کرنا ہے تم نے وہ کہنے لگے ضرور کرنا ہے اچھا بتاؤ میری وصیت کیا ہے ابھی رات کو ہی مجھے نہیں لگ رہا کہ میں صبح کا سورج دیکھوں گا مجھے نہیں لگ رہا میری عمر ختم ہوگئی ہے بس ایک مجھ پر کرم کرو میرے نبی کو علم نہ ہو کہ میں فوت ہوگیا ہوں میرے نبی کو نہ بتانا اور میرا جنازہ تم لوگوں میں سے کوئی پڑھا اور مجھے راتوں رات دفن کردو صبح سے پہلے پہلے میرا جنازہ پڑھا دینا انہوں نے کہا عجیب بات کرتے ہو ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارا جنازہ حضور پڑھائیں ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارا آخری وقت حضور کے سامنے ہو ہم تو دعائیں کا نگتے ہیں حضور ہمارے قریب ہوں جب ہمارا وقت آخری آئے یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارا جنازہ حضور نہ پڑھائیں کہا ہاں اس لیے اس وقت رات کا وقت ہے سردی ہے تم میرے نبی کو جا کر جگاؤ گے میرے نبی کو کہی ٹھنڈ نہ لگ جائے میرے نبی کو سردی نہ لگ جائے خدا کے لیے میرے نبی کو نہ بتانا میرے نبی کو علم ہوا تو وہ اٹھ کر آ جائیں گے میں جانتا ہوں وہ بڑا پیار کرتے ہیں ہم سے لیکن سردی لگ جائے گی خدا کی قسم! **یہ وہ جملہ ہے جس کو انسان سنتا ہے اور دل میں لے کر جاتا ہے تو آپ محبت ک لیول کا اندازہ کریں محبت کے standard کو دیکھیں کہاں تک پہنچا دیا گیا کہ میرا جنازہ پڑھا دو نبی کو ٹھنڈ نہ لگ جائے او تم ظالم آدمی نبی کے بارے میں کیا باتیں کرتے ہو۔**

ایک صحابی رسول تھے وہ حضور علیہ السلام کے دروازے پر ہی بیٹھا کرتے تھے جب گھر سے کام سے فارغ ہو آتے **تو حضور کے دروازے پر بیٹھ جاتے کسی نے گزرتے پوچھ لیا یہی بیٹھے رہتے ہو کیا وجہ ہے کیا بات ہے تو کہتے ہوسکتا ہے حضور کو مجھ سے کوئی کام پڑھ جائے ہوسکتا ہے حضور کو مجھ سے کوئی کام پڑے مجھے حضور کو بولنا نہ پڑے** میں پہلے ہی دروازے پر بیٹھا ہوں (سبحان اللہ) کیسے کیسے پیار کے انداز نبی کے ساتھ کیے گئے تم کہتے ہو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں کیا ہے موت ہو چکی فوت ہو چکے ہمیں کیا پتہ حضور کا اللہ اللہ کرو بس او اللہ اللہ کیسے کرو محمد کے بغیر اللہ کا کیا تصور ہے اس کائنات میں لا اللہ الہ اللہ کہنے والے کروڑوں ہوں گے لا اللہ الہ اللہ کہا کرو جتنا مرضی کہہ لو تم اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے جب تم محمد دور رسول اللہ نہ کہہ لو لا اللہ الہ اللہ کہنے والے محمد دور رسول اللہ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں حضور ﷺ کی ذات کریمہ کا انداز اس حد تک صحابہ نے آگے پہنچا دیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کیساتھ سفر میں تھے کہ حضور علیہ السلام ایک جگہ رو کے اور ایک درخت کے نیچے آپ نے تھوڑی دیر کے لیے آرام کیا بیٹھ گئے چھاؤں تھی ٹھنڈی ہوا تھی صدیق اکبر بھی بیٹھ گئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ایک بکریاں چرانے والا اُدھر سے اپنی بکریاں لے کر گزر رہا تھا **بکریوں کی نظر حضور پر پڑھ گئی وہ ساری بکریاں بھاگتی ہوئی حضور کے پاس آ گئی ۔اور ہر ایک حضور کے قدموں کو چومتی ہے اور سجد کرتی ہے ہر بکری سجدہ کر کے جاتی ہے یہ منظر صدیق اکبر نے دیکھ لیا اور فرمایا** کہ حضور ابھی میں نے جو منظر دیکھا ہے اب میرا جی چاہتا ہے کہ اب میں ایک بات آپ سے کر ہی دوں فرمایا ابوبکر کرو بات فرمایا حضور بکریوں نے آپ کو سجدہ کیا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جانوروں سے اتنی عزت مل گئی ہے کہ وہ آپ کو سجدہ کریں حضور مجھے بھی اجازت دیں میں بھی آپ کو سجدہ کرلوں (اصول محبت اور پیار کے انداز ہیں) آقا علیہ السلام نے فرمایا نہیں ابوبکر نہیں انسان کو سجدہ نہیں ہو سکتا سجدہ صرف اللہ کی ذات کو ہے سجدہ نہ کرنا باقی ہر محبت ٹھیک ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نہیں پتہ ہے کہ حضور کو سجدہ نہیں کرنا ان کو پتہ تھا وہ حضور کے شریعت کے سب سے زیادہ عامل ہیں سب سے زیادہ حضور کے بعد علم رکھنے والے ہیں ابوبکر کوئی دیوانہ شخص نہیں تھا کوئی ایسا شخص ان پڑھ نہیں تھا کہ یہ بات کر جاتا کوئی ایسی بات کر جاتا جیسے دیوانے بات کر جاتے ہیں نہیں یہ کوئی دیوانہ نہیں تھا یہ کوئی حضور کا سچا عاشق تھا اور کیسی بات کر گیا کہ مجھے اجازت دے دیں میں آپ کو سجدہ کردوں سجدہ تو نہیں کیا آپ نے نہ حضور نے کرنے دیا لیکن عشق والے کہتے ہیں کہ محبت کا سجدہ ادا کر گئے ابوبکر محبت کا سجدہ ادا ہوا اللہ ہمیں ایسی محبت کی توفیق دے ہم شرطوں کیساتھ اج ہوگیا تے اج کرلا گئے ہوا تو کریں گے یہ نہ ہوا تو نہیں کریں گے یہ ہوا تو کرلیں گے یہ شرطوں کیساتھ محبت نہیں ہوتی **محبت بغیر شرط کے اور بغیر دلیل کے ہوا کرتی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہوتی** لحاظہ **آقا علیہ السلام کی محبت حضور کا عشق ہمیں اللہ نے گھٹی میں دیا ہے اور ہم اپنے بزرگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں یہ عشق دیا ہے۔**

حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ حضور کیساتھ سفر پر ہیں کہ آپ کی نماز عصر کا وقت تھا آقا علیہ السلام نے پڑھ لی ہوئی تھی حضرت علی نے ذہن رکھا کہ ابھی تھوڑی دیر میں پڑھتا ہوں ابھی حضور کی خدمت کا موقع ہے حضور پاس ہیں ذرہ موقع ملے تو میں بھی پڑھ لیتا ہوں تو آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے علی اپنا ذانو تو تمہارے ذانوں پر میں نے سر رکھ کر آرام کرنا ہے تو حضرت علی نے اپنا ذانو پیش کر دیا تو حضور نے اپنا سر مبارک آپ کے ذانوں پر رکھا اور آپ سو گئے تھے لمبا سفر کیا تھا سو گئے حضرت علی سورج کی طرف دیکھ رہے ہیں سورج غروب ہوتا ہوتا عصر کی نماز تک چلا گیا حضرت غروب ہو گیا حضرت علیؑ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے آپ نے کوئی نماز زندگی میں قضا نہیں کی تھی کبھی کوئی نماز زندگی میں قضا نہیں ہوئی یہ جو سارے کہتے ہیں **میں علی دا ملنگ یہ جھوٹ بولتے ہیں** سارے بد بخت گھوٹ گھوٹ پینے والے اور کہتے ہیں میں علی دا ملنگ علی نے ساری زندگی نماز نہیں چھوڑی اور کبھی علی نے ونگیں نہیں پہنی نہ علی نے بوٹی پیتی یہ سب فضول لوگ ہیں مستند لوگ ہیں حضرت علیؑ نے کبھی نماز نہیں چھوڑی تھی آنکھوں سے آنسو رواہو گئے حضور بیدار ہوئے مغرب پڑھنی تھی دیکھا

کہ علی رو رہے ہیں فرمایا علی کیا بات ہے کوئی مسئلہ ہے رو کیوں رہے ہو کہا حضور عصر کی نماز چھوٹ گئی ہے عصر چھوٹ گئی ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں نماز اللہ کی تھی اور علی حضور کی غلامی میں تھے اُدھر حضور کی غلامی ادا ہو رہی ہے اُدھر نماز تھی دوسری طرف حضور کی غلامی حضرت علی نے نماز جانے دی آپ نے آقا کی محبت کو پایا نماز کو کہا ٹھیک ہے بعد میں دیکھوں گا لیکن حضور کا آرام خراب ہو جائے میں نماز اس پر قربان کر دیتا ہوں حضور کی نیند پر میری کروڑوں نمازیں قربان ہیں نماز جانے دی۔ حضور سیدنا علیؑ کی اس بات پر توجہ کریں ہمیں کاش کوئی پورا واقع سنائے یہ لوگ سناتے نہیں ہیں حضور نے پھر جو جملے کہے فرمایا اے علی یہ بتاؤ قضا پڑھنا چاہتے ہو یا قضا پڑھنا چاہتے ہو ادا پڑھنی ہے یا قضا پڑنی ہے یہ تم بتاؤ فرمایا حضور میں نے کبھی قضا نہیں پڑھی میں نے ادا ہی پڑھی ہے اب بھی ادا ہی پڑھنا چاہتا ہوں فرمایا ادا پڑھنا چاہتے ہو ٹھیک ہے حضور نے پھر جو ہاتھ اٹھائے ہیں دعا مانگی ہے وہ لفظ **سنو جو حضور نے دعا میں کہے فرمایا**

مولا علی تیری اور تیرے نبی کی محبت میں تھا سنو خدمت وہ حضور کی کر رہے تھے لیکن نبی کے لفظ دیکھوں علی تیری اور تیرے نبی کی محبت میں تھا (سبحان اللہ) یعنی نبی اور رسول میں حضور نے فرق ہی نہیں کیا فرمایا تیری **اور تیرے نبی کی محبت میں تھا اس پر سورج واپس پلٹا دے** اس پر سورج پلٹا دے حضور کی **انگلی اٹھی سورج مغرب سے اٹھتا ہوا عصر کے مقام پر آ پہنچا دنیا پھر روشن ہو گئی آسمان پھر روشن ہو گیا ستارے غائب ہو گئے اور اس دنیا نے پھر دیکھا کہ سورج چمک اٹھا حضرت علی نے نماز ادا فرمائی** حضور نے دوبارہ اشارہ فرمایا سورج دوبارہ مغرب میں جا کر غروب ہوا جس کی نیند نے سورج کو پلٹا لیا تم اس کے بارے میں بات کرتے ہو تم اس کے بارے میں شک میں ہو سارے شک میں ہوتے ہیں پتہ نہیں ہونا ہے کہ نہیں سارے شک میں ہوتے ہیں ابھی درود پڑھا ہے ہم نے حضرت صاحب کہہ رہے تھے کہ دعا ہو جائے گی قبول پتہ نہیں بس ایسے ہی کہتے ہیں لوگ میری تو نہیں ہوئی پتہ نہیں یہ شک ہی ہے چلو ٹھیک ہے پڑھ لیا ہے پتہ ہے ہونا کوئی نہیں ہے ہم شک میں رہنے والے لوگ ہیں **حضرت علی کو یقین تھا جب حضور نے کہا تھا کہ قضا پڑھنی ہے یا ادا پڑھنی ہے تو حضرت علیؑ کو یقین تھا کہ حضور سورج پلٹا سکتے ہیں اسی لیے آپ نے فرمایا کہ میں نے ادا پڑھنی ہے شک نہیں تھا** ا ن کے اندر ہم سارے شک میں ہیں ہر وقت شک میں بیٹھے رہتے ہیں جو شک والے نہ ہوں حضور کی ساری دیواریں ہٹا کر دیدار بھی کر لیتے ہیں حضور کا حضور کی زیارت بھی کرتے ہیں دن رات کرتے ہیں ہمارے اندر شک ہوتا ہے نہیں کوئی نہیں ہو سکتی نہیں میں نہیں کر سکتی کہاں ہو سکتی ہے ہمیں زیارت جونہی شک آیا دروازے بند ہو گئے حضور کی ذات شک سے بہت از اوپر ہے حضور پر شک کبھی نہ کرنا حضور کی ذات پر جو کہو گی کر سکتے ہیں جو کہو گی ہو سکتا جو چاہو گی ہو گا لیکن شک نہ کرنا شک نہ کرنا اگر تم شک کرو گے تو نہیں۔ حضرت پیر مہر علیؒ کو شک نہیں تھا فرمایا (اللہ اکبر)

؎ اس صورت نوں میں جان اکھاں سچ اکھاں تے رب دی میں شان اکھاں

جس شان تو شاناں سب بنیاں

کہاں یہ صورت ہے اصل

؎ سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

انھیں شک نہیں تھا اعلی حضرت امام احمد رضا بریلویؒ

؎ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کیا خوبصورت بات لکھ گئے فرمایا

؎ حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے ہو کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

ہر شے تمہیں اس میں نظر آئے گی انھیں کوئی شک نہیں ہوتا تھا ان کو کوئی شک نہیں ہوتا تھا ہم شک میں پھیرنے والے لوگ ہیں **میرے حضرت ابوالبیان سیر محمد سعید احمد مجددیؒ سنو جن کو شک نہیں ہوتا آقا دو جہاں ﷺ پر کوئی شک نہیں انھیں۔**

آپ فرماتے ہیں بیٹا جب تم نماز پڑھتے ہو تو **التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی** کہتے ہو تو تمہیں پتہ ہے یہ کیا ہے یہ حضور پر سلام ہے **السلام علیک ایھا النبی** اے نبی آپ پر سلام ہو یہ حاضر کا سرہ ہے جس طرح ہم دنیا میں کہتے ہیں نہ present حاضر کو کہ اسلام وعلیکم جو قریب ہو سامنے ہو اس کو کہتے ہیں اسلام وعلیکم تو ایسے ہی عربی میں حاضر present کو کہا جاتا ہے **السلام علیک ایھا النبی** آپ فرماتے ہی تمہیں پتہ ہے اگر تم محبت سے اس کو پڑھو تو تمہیں سامنے حضور نظر بھی آ سکتے ہیں کیونکہ یہ present موجود کا سرہ ہے آقا موجود ہیں ا **السلام علیک ایھا النبی** (اے نبی آپ پر سلام ہو فرماتے ہیں میں جب سلام نماز میں پڑھتا ہوں تو فرماتے ہیں میں جب تک حضور کی زیارت نہ کر لوں ان لفظوں سے آگے نہیں جاتا پڑھتا رہتا ہوں **السلام علیک ایھا النبی السلام علیک ایھا النبی** کیونکہ آقا دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو فوراً جواب دیا کرو کیونکہ سلام کرنا حضور علیہ السلام کی سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے حضور نے جب یہ کہا کہ جواب دیا کرو تو حضور خود اس پر کتنا عمل کرتے ہوں گے جب ہم ان کو سلام کریں گے تو آپ جوا کیوں نہیں دیں گے جواب دیں گے لیکن تمہیں شک ہے تمہیں شک ہے کہ پتہ نہیں میرا اسلام پہنچا ہے کہ نہیں پہنچا حالانکہ شک نکالو حضو کا جواب بھی تمہیں سنائی دے گا وعلیکم وسلام کے جواب بھی سنائی دیں گے۔

حضرت امام رفائیؒ آپ مدینہ شریف میں حاضر ہیں آپ سنہری جالیوں کے آگے ہیں حضور ﷺ کے ہوجرے کے آگے ہیں اور ایک عجیب جملہ کہہ دیا فرمایا آقا پہلے میں اپنے وطن میں تھا اپنے علاقے میں تھا تو میں دور سے سلام کیا کرتا تھا میری وح سلام کرتی تھی اور آپ کی روح جواب دیتی تھی اور میں روح کا جواب سنتا تھا لیکن حضور آج بات اور ہے سنو آج بات اور ہے آج میری روح نہیں آئی آج میرا جسم آیا ہے آج میں جسم کیساتھ آیا ہوں میں جسم کے ساتھ آپ کے درانور پر کھڑا ہوں آقا آج بات نہیں بنے گی روح کے سلام سے آج جسم سلام لینے آیا ہے میں جسم سے ہی سلام لینا چاہتا ہوں رٹا ڈال کر بیٹھ گئے میں جسم سے ہی جواب لینا چاہتا ہوں (اللہ اکبر)

حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی گیاوی والے پیرؒ دستگیر آپ اس واقع کو اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

آپ فرماتے ہیں میں بھی اس وقت وہی کھڑا تھا اور میں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضور کا ہاتھ سنہری جالیوں سے باہر آ گیا اور حضور کے ہاتھ نے سلام لی جن کو شک نہیں ہوتا ان کو حضور ملتے ہیں ان سے آقا ملتے ہیں ہم شک والے لوگ ہیں ہر وقت شک کرتے ہیں ہماری نماز ہمارا قرآن شک والا ہے ہمارے درود بھی شک والے ہیں ہم شک والے لوگ ہیں شک سے باہر آؤ حضور کی ذات سامنے چمک رہی ہے شک سے باہر نکلو چھوڑو یہ باتیں نکل آؤ شک سے باہر۔ اعلیٰ حضرت نے کہہ دیا تھا

؎ زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے

ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھے بھی وہاں تمہارے لیے

دھن میں زبان تمہارے لیے بدن میں ہے جان تمہارے لیے

اشارے سے چاند چھیر دیا گئے ہوئے دن کو عصر کیا

ارے یہ تاب وتاں تمہارے لیے

ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھے بھی وہاں تمہارے لیے (اللہ اکبر)

؎ جس کی زندگی نے زندگی کو زندگی بخشی ایسا زندہ نبی ہے میرا نبی

؎ ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں   جس راہ چل گئے ہیں گوچے بسا دیئے ہیں
اِک دل ہمارا کیا ہے ازار اس کا کتنا   ارے تونے تو چلتے پھیرتے مردے چلا دیئے ہیں

حضور پر شک نہ کرنا کبھی شک نہ کرنا (انشاء اللہ) وہ شک کے بغیر ہیں ان کی ادائیں شک کے بغیر ہیں۔

اللہ ان باتوں کو قبول فرمائے اور ہمارے دل میں عشق رسول کی سچی محبت پیدا فرمائے آمین۔